B.A, Urdu (Hons) Part - II
Paper - Subsidiary (Prose)

Notes By -
DR. MASROOR AHMAD HAIDRI
Dept. of Urdu, J.K. College, Biraul, Darbhanga.

پریم چند حالات زندگی

منشی پریم چند 31 جولائی 1880 میں لمہی گاؤں، ضلع بنارس میں پیدا ہوئے۔ آٹھ سال کی عمر میں ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ سوتیلی ماں کے سلوک نے ماں کی محرومی کا احساس دلایا۔ اس احساس نے آگے چل کر ان کی شخصیت اور فکر و فن کو متاثر کیا۔ والد کے تبادلے کی وجہ سے وہ 1892 میں جب گورکھپور پہنچے تو وہاں ان کا داخلہ مشن اسکول میں کرا گیا۔ گورکھپور کے قیام کے دوران انہوں نے نہ صرف انگریزی ناول پڑھے بلکہ داستانیں اور رسوا، شرر اور سرشار کے تقریباً تمام ناول پڑھ ڈالے اور فکشن کا تصور ان کے ذہن میں رچنے بسنے لگا۔ ابھی وہ نویں یا دسویں جماعت ہی میں تھے کہ ان کے سوتیلے نانا نے ان کے والد صاحب پر دباؤ ڈال کر بستی کے ایک زمین گھرانے کی لڑکی سے ان کی شادی کر دی جس سے پریم چند کے تعلقات کبھی اچھے نہیں رہے۔

1897 میں والد کے انتقال کے بعد پریم چند پر سوتیلی ماں کے علاوہ دو بھائیوں کی ذمہ داری آن پڑی۔ انہیں دنوں پریم چند کے تعلقات رسالہ "زمانہ" کے مدیر منشی دیا نرائن نگم سے ہوئے۔ ان کے رسالے میں ان کے ابتدائی مضامین اور تبصرے شائع ہوئے۔ 1905 میں ان کا تبادلہ کانپور میں ہو گیا۔ جس کی وجہ سے اس دوستی اور رفاقت میں مزید پختگی آئی۔ یہاں نگم کے علاوہ درگا سہائے سرور، نوبت رائے نظر، پیارے لال شاکر، جیسے لوگوں سے بھی دوستی ہوئی۔

کچھ ہی دنوں کے بعد پہلی بیوی سے طلاق ہو گیا اور 1906 میں ضلع فتح پور کی شیو رانی دیوی سے ان کی شادی ہو گئی۔ 1916 میں بڑے بیٹے شری پت رائے کی ولادت ہوئی۔ 1919 میں انہوں نے الہ آباد یونیورسٹی سے انگریزی میں ہم تاریخ اور فارسی مضامین میں بی۔ اے کیا۔ 1921 میں امرت رائے کی پیدائش ہوئی۔ 1922 میں فراق گورکھپوری کے ساتھ مل کر انہوں نے سرسوتی پریس کا قیام کیا۔ جس نے ان کو زندگی بھر پریشانی میں ڈالے رکھا۔

پریم چند دونوں زبانوں میں یعنی اردو اور ہندی زبانوں میں لکھتے تھے۔ لیکن زیادہ تر

Scanned with CamScanner

اردو زبان ہی میں لکھتے تھے۔ جو بعد میں ترجمہ ہوکر ہندی میں شائع ہوتا تھا۔ چند ہی
تحقیقات ایسی ہیں جو براہ راست ہندی میں لکھی گئی ہیں۔ اسی دوران انہوں
نے "ہنس" اور "مادھوری" جیسے رسالے بھی نکالے جس سے پریم چند کو نقصان ہی
ہوا۔ ۱۹۲۹ میں انہیں حکومت کی طرف سے رائے صاحب کے خطاب سے نوازا گیا
لیکن انہوں نے اس خطاب کو لینے سے انکار کر دیا۔ کچھ دنوں کے لیے وہ ممبئی بھی
گئے جہاں ان کے ناول بازار حسن پر فلم بھی بنی جو ناکام رہی اور پریم چند مایوس
ہوکر واپس آگئے۔ ۱۰ اپریل 1936 کو انہوں نے انجمن ترقی مصنفین کی پہلی کانفرنس
کی صدارت کی اور معرکہ کا خطبہ پیش کیا۔ لکھنؤ سے لاہور گئے۔ طبیعت خراب ہو گئی تھی
لاہور سے واپس آنے کے بعد بستر پر پڑ گئے اور 7 اکتوبر 1936 کو اس دنیا سے رخصت
ہو گئے۔

پریم نے صرف چھپن سال کی عمر پائی ان کی ادبی اور تخلیقی عمر اس سے بھی کم ہے لیکن
اس کے باوجود انہوں نے بے پناہ لکھا اور خوب لکھا۔ افسانوں اور ناولوں کے علاوہ مضامین
تبصرے، اداریے خطوط اور بھی بہت کچھ لکھا۔ انہوں نے 1903 میں اپنا پہلا ناول "اسرار
معابد" نواب رائے کے نام سے لکھا۔ 1908 میں ان کا پہلا افسانہ عشق دنیا اور
حب وطن زمانہ میں شائع ہوا۔ اسی سال ان کا پہلا افسانوی مجموعہ
سوز وطن شائع ہوا۔ جس میں پانچ افسانے تھے۔